السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے مورخہ ۹۱۔ ۱۔ ۲۲ کو اپنی زوجہ کو ایک ہی مجلس میں یکبارگی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ اب اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتا ہے جبکہ بیوی اپنے والدین کے گھر تب سے رہ رہی ہے۔ میری صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں ''مسئلہ رجوع'' واضح کیجئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی مسئولہ صورت میں ایک طلاق واقع ہو چکی ہے کیونکہ یکبارگی تین طلاقیں ایک طلاق ہوتی ہے صحیح مسلم جلد اول ص ۴۷۷ میں ہے:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ا ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ» (الحدیث»

تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال ایک ہی طلاق ہوتی تھی۔

ایک طلاق کے بعد عدت کے اندر رجوع بلا نکاح درست ہے

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِن أَرَادُوٓا۟ إِصۡلَٰحًا --بقرة228

اور خاوندان کے بہت حقدار ہیں ساتھ پھیر لینے ان کے کے بیچ اس کے اگر چاہیں صلح کرنا'' الآیة اور ایک طلاق کے بعد عدت گذر جائے تو اسی بیوی سے نیا نکاح درست ہے''

وَإِذَا طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحۡنَ أَزۡوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوۡا۟ بَيۡنَهُم بِٱلۡمَعۡرُوفِ --بقرة232

اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچیں عدت اپنی کو پس مت منع کرو ان کو یہ کہ نکاح کریں خاوندوں اپنے سے جب راضی ہوں آپس میں ساتھ اچھی طرح کے'' الآیة۔ صورت مسئولہ میں طلاق ۹۱ میں دی گئی اب ۹۹ ہے ظاہر ہے عدت تو گذر چکی ہے لہٰذا میاں بیوی اب باہمی رضامندی کے ساتھ شروط نکاح کی پابندی میں نیا نکاح کر سکتے ہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص343

محدث فتویٰ